© rasailojaraid.com

مولانا سمیع الحق مدظلہ

جمہوریت ایک طرزِ حکومت ہے نظریہ اور نظامِ حیات نہیں

گذشتہ ہفتہ روزنامہ جنگ کے نمائندہ نے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ایک مفصل انٹرویو لیا۔ ایک سوال مغربی جمہوریت سے متعلق بھی تھا، اس سلسلہ میں مولانا کا نقطہ نظر افادیتِ عامہ کے پیشِ نظر نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

جمہوریت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مولانا سمیع الحق نے کہا کہ جمہوریت محض ایک طریقِ سیاست اور طرزِ حکومت ہے نظامِ حیات اور نظریہ نہیں ہے۔ سیکولر جمہوریت یا تو سرمایہ داری کو مستحکم کرتی ہے یا پھر اس فسطائیت کو ابھارتی ہے جس کا تجربہ اٹلی اور جرمنی میں مسولینی اور ہٹلر کی صورت میں ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر جمہوریت کو شریعت کی حدود میں مقید کر دیا جائے تو وہ ایک توانا نظامِ حیات اور مضبوط نظریئے کے ساتھ تو چل سکتی ہے تنہا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بار بار بظاہر جمہوری حکومتوں کے قیام کا جو تجربہ کیا گیا ہے اس میں تو اقلیت کو اکثریت پر حکمرانی کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں، جسے کسی بھی طرح جمہوریت کی حکومت نہیں قرار دیا جا سکتا۔۔۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کمیونزم ایک نظریہ اور نظامِ حیات کے طور پر متعارف ہوا مگر رواں صدی کے آخر میں اس کی رخصتی ہو رہی ہے، سرمایہ دارانہ نظام اس سے قبل مردود ہو چکا ہے

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اولین اہداف میں یہی ہے کہ اس نظریاتی خلا کو محض انقلاب سے نہیں "اسلامی انقلاب" سے پُر کرنا ہوگا۔ یہ تب ہو سکتا ہے جب عملاً کسی ملک میں اسلام کا نظامِ حکومت نافذ ہو۔ جمعیۃ علماء اسلام اس سلسلہ میں کافی پیش رفت کر چکی ہے۔ ایوانِ بالا (سینٹ) سے اسلام کے جامع نظامِ حکومت "شریعت بل" کو منظور کرا چکی ہے، اب اگر قوم نے اسلامی ذہن اور شریعت بل کے حامی ممبران اسمبلی کو منتخب کیا تو حکمت و تدبیر سے جمعیۃ کے قائدین اس کے اگلے مرحلے میں بھی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شریعت بل اسمبلی سے پاس ہوگا۔ ملک میں جب عملاً نفاذِ شریعت کی بہار آئے گی تو رواں صدی کے آخری عشرے میں اسلام سرمایہ داری اور کمیونزم کے مقابلہ میں ایک تیسرے نظام کی صورت میں سامنے آئے گا، یہی ہمارے "آج" کا وہ بنیادی سوال اور سیاسی حکمتِ عملی کا نکتۂ آغاز ہے جس کا جواب ہمارے "کل" کی صورت گری کرے گا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستانی قوم اور نئے منتخب ہونے والے ممبرانِ اسمبلی نے اس بات کی اہمیت کو سمجھ لیا تو نئی صدی نظامِ اسلام کی صدی ہوگی۔ انشاءاللہ

انتخابات اور جمہوریت سے متعلق ایک سوال کے جواب کی مزید توضیح کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اگر ماضی کے رویوں، روایات، سیاسی جماعتوں کے طرزِ عمل اور طرزِ انتخابات میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی (جیسا کہ اب بھی سابقہ نظام کو جوں کا توں رکھا گیا ہے) تو ہم مستقبل میں بہتر نتائج کی توقع کیونکر کرسکتے ہیں! اسباب کو جوں کا توں رکھا جائے اور نتائج بدل جائیں یہ کیونکر ممکن اور قرینِ قیاس ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں سنجیدگی سے یہ سوچنا چاہیئے کہ آخر ہمارا مقصد ہی کیا ہے؟ محض ووٹ کی پرچی کا استعمال یا اس سے بڑھ کر کچھ اور بھی؟ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میرے نزدیک بنیادی خرابی اور تمام مسائل کی جڑ یہ ہے کہ ہم نے ذریعہ کو مقصد بنا لیا ہے، طریقِ کار کو نصب العین قرار دے دیا ہے، حالانکہ انتخابات تو محض چناؤ کا عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصل سوال تو یہ ہے کہ ان منتخب نمائندوں کو کرنا کیا ہے؟ جمہوریت نے ہمارے ہاں عقیدہ کی شکل اختیار کرلی ہے، حالانکہ یہ بس ایک طرزِ حکومت و سیاست ہے جبکہ مملکتِ عزیز پاکستان صرف ایک جمہوری ملک نہیں ہے، آئین میں اس کا پورا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہے۔ اس نام میں جمہوریت دوسرے درجے پر آتی ہے اوّلیت اسلام کو حاصل ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ ملک کا یہ نام تسلسل کے ساتھ ہر آئین میں موجود رہا، اللہ تعالیٰ کا اقتدارِ اعلیٰ ہر آئین میں تسلیم کیا گیا، قراردادِ مقاصد آئین کا جزوِ لاینفک رہی اور قرآن و سُنّت کے ماخذِ قانون ہونے کا اصول سب میں برقرار رہا۔ مروّجہ قوانین کو شریعت کے مطابق بنانے کیلئے اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام اور اب سینیٹ میں ہمارا پیش کردہ متفقہ طور پر منظور کردہ شریعت بل، آئین میں اسلامی تعلیمات کو سمونے کی طرف ایک اہم پیش رفت ہے، البتہ عمل کا معاملہ جیسا کچھ رہا ہے وہ پوری قوم کے سامنے ہے۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ پاکستان کے نام میں لفظ "جمہوریہ" کے تقاضوں کی روشنی میں آئین اور متعلقہ قوانین کا جائزہ لیں تو یہ صورتِ حال بھی خاصی مایوس کن نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا اصل خرابی ہمارے طرزِ انتخاب میں ہے، جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا جو "اکثریت کی نمائندہ حکومت" کے جمہوری اصولوں کی نفی کرتا ہے اور "اقلیت کی حکمرانی" کے غیر جمہوری قیام کی ضمانت دیتا ہے ——— مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اکثر سیاسی راہنما یہ کہتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہتے ہیں کہ "پاکستان ووٹ سے بنا یہ ووٹ ہی سے قائم رہ سکتا ہے"۔ مگر یہ آدھی سچائی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان ٹوٹا بھی ووٹ ہی سے ہے! ووٹ کو بجائے خود کوئی تقدس حاصل نہیں ہے، یہ تو ہتھیار کی مانند ہے آپ اس سے حفاظت، دفاع، فتح اور نفاذِ شریعت کا کام بھی لے سکتے ہیں اور اسے قتل و غارت گری اور خودکشی کے آلہ کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں ــــ آج المیہ یہ ہے کہ ووٹ سے فکر و نظر کا وہ رشتہ منقطع ہو گیا ہے جو قیامِ پاکستان کا ذریعہ بنا اور جو آج بھی استحکامِ پاکستان کی ضمانت ہے۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اپنے اہداف اور سیاسی حکمتِ عملی میں نظامِ انتخابات کی اصلاح کو ایک اہم ہدف سمجھتی ہے، وہ متناسب نمائندگی کی بنیاد پر جماعتی انتخابات اور اسمبلیوں میں وفاداریاں تبدیل کرنے پر پابندی کے اصولوں پر مبنی نئے نظام کے لیے کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا محدود حلقہ بندیوں سے نمائندوں کی فکر اور دلچسپی کے دائروں کو بھی محدود کر دیا گیا ہے، وہ اپنے حلقۂ انتخاب ہی میں ساری توجہ مرکوز رکھتے ہیں، ان میں قومی سوچ مفقود ہو گئی ہے۔ اگر متناسب نمائندگی کے اصول پر مبنی نظامِ انتخاب رائج کرنے پر جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی بار آور ہوئیں تو اس سے سیاست کا نقشہ ہی بدل جائے گا، اس سے قومی سطح کے وہ ممتاز لوگ جو اپنے اپنے شعبوں میں علم و فن اور قومی خدمات کے حوالے سے جانے پہچانے جاتے ہیں، اسمبلیوں میں پہنچنا شروع ہو جائیں گے اور قومی و ملی سوچ محدود علاقائی سوچ پر غلبہ حاصل کرے گی۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ہمارے ہاں کی لادین اور مغربی جمہوریت میں ایک اور روگ ہر نوعیت کے جرائم کی سزا سے حکمرانوں اور سیاست دانوں کا "استثنیٰ" ہے، انہیں جرائم کے بارے میں تحفظ حاصل ہے۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اگر حکومت آئین کے آرٹیکل ۶۲ کے مطابق شرائطِ اہلیت کو سختی کے ساتھ نافذ کرتی اور اس میں وہ مخلص ہوتی تو ہم سیاست کو بڑی حد تک غلاظت سے پاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔

(۷) اسلام اور عصرِ حاضر | از مولانا سمیع الحق مدظلہ ــــ عصرِ حاضر کے تمدنی، معاشی، اخلاقی، سائنسی، آئینی، تعلیمی اور معاشرتی مسائل میں اسلام کا موقف، عصرِ حاضر کے علمی و دینی فتنوں اور فرقِ باطلہ کا تعاقب، بیسویں صدی کے کارزارِ حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک، مغربی تہذیب کا تجزیہ ــــ پیش لفظ از مولانا سید ابو الحسن علی ندوی ــــ صفحات ۴۶۰ سنہری ڈائی دار جلد ، قیمت ۹۰/- روپے

مؤتمر المصنفین ــــ دارالعلوم حقانیہ ــــ اکوڑہ خٹک ــــ پشاور

© rasailojaraid.com